سوال

(447) نو مسلم کے ساتھ کھانا پینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بادیہ قوم کو جو ملک بنگال میں آباد ہیں مسلمان بنا کر ان کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے اور مسلمان بنانے والا اسلام سے خارج ہو جائے گا یا مستحق ثواب ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بادیہ قوم کو مسلمان کرنے کی وجہ سے مسلمان کرنے والے اور ان نو مسلموں کے ساتھ کھانے پینے والے ازروئے شرع شریف کیے اور عمدہ مسلمان ہیں اور وہ اس وجہ سے دین مسلمانی سے نکل تو کیا جائیں گے بلکہ اسلام میں بہت کچھ ترقی کر گئے اس لیے کہ شرع شریف کا یہ قانون ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو کسی اچھے کام کی ہدایت کرتا ہے تو جتنے لوگ اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں ان سب کے ثواب کے برابر اس ہدایت کرنے والے کو ثواب ملتا ہے اور ان لوگوں کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں کیا جاتا (دیکھو: مشکوۃ شریف چھاپہ دہلی انصاری ص 21)[1]

تو اس قانون کی رو سے جن مسلمانوں نے بادیہ قوم کو اسلام کی ہدایت کی اور وہ قوم ان کی ہدایت سے مسلمان ہو گئی اور اپنے ان ناجائز افعال سے جو قبل اسلام کے کرتے تھے تائب ہو گئی اور ان افعال کو ترک کر دیا اس قوم کے مسلمان ہو جانے اور ناجائز افعال سے تائب ہو جانے کا جس قدر ثواب ہوا ان سب کے ثواب کے برابر ان مسلمان کرنے والوں کو ثواب ملا تو ان مسلمان کرنے والوں نے مسلمان کرنے کی وجہ سے اپنے اسلام میں بہت کچھ ترقی کی قوم بادیہ یا اور کسی قوم کو مسلمان کرنے سے دین اسلام میں کسی قسم کے عیب و نقص کا داغ نہیں لگ سکتا بلکہ قرآن مجید میں خدائے پاک نے ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام کی طرف کل آدمیوں کو بلانے اور اس کی منادی کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے دیکھو: قرآن مجید سورت اعراف رکوع 19 پارہ 9)[2]

ازروئے قانون اسلام کے درباب مسلمان کرنے کے کسی قوم کی تخصیص نہیں ہے قانون اسلام کی رو سے ہر قوم اور ہر شخص اسلام میں داخل ہو سکتا ہے اور اسلام کی نعمتوں اور برکتوں کو پا سکتا ہے (دیکھو: قرآن مجید سورت بقرہ رکوع 8 پارہ 1)[3] اور بھی قرآن میں یہ فرمایا ہے کہ کل آدمی ایک مرد اور ایک عورت سے بنائے گئے ہیں اور یہ فرمایا ہے۔

کہ ان میں سے جو جتنا ہی خدائے پاک سے ڈرے گا اتنا ہی خدائے پاک کے نزدیک وہ عزت پائے گا (دیکھو قرآن مجید سورت حجرات رکوع 2 پارہ 26)[4]

جو لوگ قوم بادیہ کو مسلمان کرنے والوں اور ان کے ساتھ کھانے پینے والوں کو اس وجہ سے ستاتے اور ایذا پہنچاتے ہیں اور ان کو دین اسلام میں عیب لگانے والا اور اسلام کو نقصان پہنچانے والا کہتے ہیں قانون اسلام کے سراسر خلاف کرتے ہیں اور دائرہ اسلام کو جو نہایت وسیع ہے تنگ بنانا چاہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ بادیہ قوم مسلمان کرنے والوں نے توان کے مسلمان ہونے کے بعد ان کا کھانا پانی کھایا پیا ہے جبکہ حنفی مذہب میں چمار ڈوم مسہر وغیرہ جو مردار اور حرام خور قومیں ہیں ان کے ہاتھ کا کھانا پینا عین ان کے کفر کی حالت میں جائز ہے اور علمائے حنفیہ نے اس کا فتوی دیا ہے جیسا کہ مجموعہ فتاوی (جلد اول صفحہ 180 مطبوعہ شوکۃ الاسلام) میں مولوی عبد الحی لکھنوی مرحوم نے لکھا ہے چنانچہ اس کی عبارت بعینہ ناظرین کے واسطے پیش کی جاتی ہے۔

"کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت محمدیہ اس صورت میں کہ قوم مسہر یا ڈوم یا چمار یا دوساد جو ہندو کافر مردار خوار ہوتی ہیں اور اکثر چیزیں حرام مثل چوہا اور ملا اور ضب اور گوہ اور کیکڑا وغیرہ کو کھایا کرتے ہیں۔

ان کے یہاں کی چیزیں از قسم حلال پکی ہوئی کھانا یا ان کے ہاتھ کا پانی کنویں یا دریا سے نکالا ہوا پینا کہ جس میں کوئی شبہ تلویث اشیائے حرام یا نجاست وغیرہا کا نہ ہو۔ شرعاً ممنوع ہے یا جائز اور ان کے ہاتھ سے چھوئی ہوئی روٹی مسلمانوں کو کھانا روا ہو گا یا نہیں؟ جب تک کوئی نجاست ظاہری یقیناً اعضائے ظاہرہ کافر پر نہ ہو اس کے ہاتھ سے کھانا پکوانا یا پانی نکلوانا یہ سب درست ہے بوجہ اس کے کہ نجاست کافر کی صرف اعتقادی ہے نہ ظاہری جیسا کہ بحر رائق میں ہے۔

"لما انزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض المشرکین فی المسجد وامکن من المبیت فیہ علی ما فی الصحیحین علم ان المراد بقولہ تعالی: (إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ) النجاسۃ فی اعتقادہم"[5]

(چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مشرکین کو مسجد میں رکھا اور انھیں وہاں رات گزارنے کی اجازت دی جیسا کہ صحیحین میں مذکور ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان:

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ

(میں مشرکین کی اعتقادی نجاست مراد ہے) اور بھی اس میں ہے۔

"قولہ: وسؤر الآدمی والفرس وما یؤکل لحمہ طاہر) أما الآدمی؛ فلأن لعابہ متولد من لحم طاہر، وإنما لا یؤکل لکرامتہ ولا فرق بین الجنب والطاہر والحائض والنفساء والصغیر والکبیر والمسلم والکافر والذکر والأنثی کذا ذکر الزیلعی رحمہ اللہ یعنی أن الکل طاہر طہور من غیر کراہۃ"[6] (انتہی)

(انسان کا جھوٹا پاک ہے اس سلسلے میں جنبی اور غیر جنبی حیض اور نفاس والی عورت بڑا اور چھوٹا مسلمان اور کافر اور مرد عورت میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی سارے کا سارا کسی کراہت کے بغیر پاک اور پاک کرنے والا ہے)

"حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی والجلی"

پس اس فتوے سے صاف واضح ہو گیا کہ حنفیہ کے نزدیک ہنود کا کھانا خواہ وہ کسی قوم کا ہو حالت کفر میں جائز ہے پھر جب اس حالت میں جائز ہوا تو بعد اسلام کے اس کے جواز میں کس ذی شعور کو کلام ہو گا؟ اگر خوف طوالت کا نہ ہوتا تو بہت سی عبارتیں فقہائے احناف کی پیش کی جاتیں۔

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (2674) نیز دیکھیں مشکاۃ المصابیح (134)

[2]۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

١٥٨ ... سورۃ الاعراف

(کہہ دے اے لوگو!بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ (اللہ) کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اس کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس تم اللہ پر اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ)

[3] ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الَّذينَ ءامَنوا وَالَّذينَ هادوا وَالنَّصـٰرىٰ وَالصّـٰبِـٔينَ مَن ءامَنَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ وَعَمِلَ صـٰلِحًا فَلَهُم أَجرُهُم عِندَ رَبِّهِم وَلا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنونَ ٦٢ ... سورة البقرة

(بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی بنے اور نصاری اور صابی جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

[4] ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يـٰأَيُّهَا النّاسُ إِنّا خَلَقنـٰكُم مِن ذَكَرٍ وَأُنثىٰ وَجَعَلنـٰكُم شُعوبًا وَقَبائِلَ لِتَعارَفوا إِنَّ أَكرَمَكُم عِندَ اللَّهِ أَتقىٰكُم إِنَّ اللَّهَ عَليمٌ خَبيرٌ ١٣ ... سورة الحجرات

(اے لوگو!بے شک ہم نے تمھیں ایک نر اور ایک مادے سے پیدا کیا اور ہم نے تمھیں قومیں اور قبیلے بنا دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقوے والا ہے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا پوری خبر رکھنے والا ہے)

[5]۔البحر الرائق (133/1)

[6] ۔المصدر السابق

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الاطعمۃ، صفحہ: 683

محدث فتویٰ